مرکزی اسمبلی میں خلع بل پاس ہو گیا

عوام کی جہالت اور علماء کی عدم فقاہت کے نتیجہ میں مسلمان جن مصائب اور مشکلات میں مبتلا ہیں۔ ان میں سے ایک نہایت ہی غیرت کش اور عبرتناک مصیبت مسلمان عورتوں کا ارتداد ہے۔ جب کوئی مسلمان شادی شدہ عورت اپنی خانگی زندگی اپنے لئے آرام دہ نہیں دیکھتی۔ بلکہ اس میں کئی قسم کے خطرات اور تکالیف پاتی ہے اور نباہ کی اُسے کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ تو وہ چاہتی ہے۔ کہ علیحدگی اختیار کرے۔ اور اسلام نے ناقابل برداشت حالات میں عورت کو یہ حق دیا بھی ہے لیکن ہندوستان میں مسلمانوں نے جہاں ایک طرف عورتوں کو اس حق سے محروم کر دیا۔ اور رائج الوقت قانون کے ذریعہ یہ حق حاصل کرنے کی ان کے لئے کوئی گنجائش نہ رکھی گئی۔ وہاں بعض علماء کے خیال کے پیش نظر ازروئے قانون یہ صورت رکھدی گئی۔ کہ اگر کوئی شادی شدہ مسلمان عورت اسلام ترک کر کے کسی اور مذہب کی پیرو کہلانے لگے۔ تو اس کا نکاح فوراً فسخ ہو جائے گا۔

ان حالات میں وہ مسلمان عورتیں جو کسی نہ کسی وجہ سے خاوندوں سے علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور ہوتیں۔ خلع کے اسلامی حق سے محروم کر دیئے جانے کی وجہ سے ارتداد اختیار کر لیتیں یعنی آریہ یا عیسائی بن کر عدالت کے ذریعہ فسخ نکاح کی ڈگری حاصل کر لیتیں اور عدالت باوجود یہ جاننے کے کہ تبدیلی مذہب کا ڈھونگ محض نکاح فسخ کرانے کے لئے بنایا گیا ہے۔ مجبور ہوتی۔ کہ فسخ نکاح کی تصدیق کرے۔

اس قسم کے واقعات روز بروز بڑھتے جا رہے تھے۔ جن کے نتیجہ میں ایک طرف تو مسلمانوں کی عزت و آبرو برباد ہو رہی تھی۔ اور دوسری طرف مسلمان عورتیں ارتداد کے گڑھے میں گر کر اپنی آخرت تباہ کر رہی تھیں۔ اگرچہ فسخ نکاح کے بعد بعض عورتیں ارتداد سے تائب ہو کر مسلمان ہونے کا اعلان کر دیتی رہی ہیں۔ لیکن پھر بھی بہت سی ہمیشہ کے لئے مرتد ہو جاتی تھیں۔ اس شرمناک طریق عمل کو روکنے کے لئے مسلمانوں میں بارہا شور برپا ہوا مگر کوئی موثر اور نتیجہ خیز کارروائی نہ کی جاتی۔ جو یہی ہو سکتی تھی۔ کہ اسلام نے ایک شادی شدہ عورت کو جن حالات میں خلع کا حق دیا ہے۔ ان کے پیدا ہو جانے پر ازروئے قانون وہ خلع کرا سکے۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے سید محمود احمد کاظمی کو۔ جنہوں نے بڑی جدوجہد کے بعد مرکزی اسمبلی میں خلع بل پیش کیا۔ جو حال میں بعض ترمیموں کے ساتھ پاس ہوا ہے۔ چونکہ یہ بل جس صورت میں پاس کیا گیا تھا۔ وہ مکمل طور پر ہمارے سامنے نہیں ہے اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ فقہ اسلامی کی رو سے اس میں اصلاح و ترمیم کی کوئی ضرورت باقی ہے۔ یا نہیں تاہم جس رنگ میں بھی پاس ہوا ہے۔ اس کے لئے مرکزی اسمبلی کے مسلمان ممبر اور حکومت مسلمانوں کے شکریہ کی مستحق ہے۔ اب کسی مسلمان عورت کو ناقابل برداشت مجبوریوں کے باعث شوہر سے علیحدگی اختیار کرنے کے لئے ارتداد کے گڑھے میں گرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ بلکہ ان وجوہات کو پیش کر کے جو اسلام نے خلع کے لئے ضروری قرار دی ہیں۔ عدالت مجاز کے ذریعہ علیحدگی حاصل کر سکیگی۔ کیونکہ اس بل میں یہ بات اچھی طرح واضح کر دی گئی ہے۔ کہ کن مختلف وجوہ کی بنا پر کوئی مسلمان عورت خلع کر سکتی ہے۔

اس بل کے مسودہ میں ایک دفعہ اس مطلب کی بھی شامل تھی کہ خلع کے مقدمات کی سماعت کے لئے مسلمان جج مقرر کئے جائیں۔ سلیکٹ کمیٹی نے اسے حذف کر دیا تھا۔ مگر آخری بحث کے دوران میں اس قسم کی ترمیم پھر پیش کی گئی جس کی بعض مسلمان ممبروں نے بھی مخالفت کی۔ اور وہ مسترد کر دی گئی۔ دراصل اس کی وجہ سے ایک طرف تو کئی قسم کی انتظامیہ مشکلات حکومت کو پیش آ سکتی تھیں۔ اور دوسری طرف تمام مسلمانوں کا مطمئن ہونا بھی مشکل تھا۔ کیونکہ لازمی طور پر مسلمان جج کے تقرر پر یہ سوال اٹھایا جا سکتا تھا کہ وہ مسلمانوں کے کس فرقہ سے ہو۔ اور باقی فرقوں کے مسلمانوں کو اس پر کیونکر اعتماد ہو۔ پھر تجویز یہ کی گئی تھی۔ کہ مقدمہ کی سماعت کرنے والا جج مسلمان ہو لیکن اپیل کی سماعت کرنے والی عدالتوں کے متعلق کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی تھی۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ ہائی کورٹ یا جوڈیشل کمیٹی میں کوئی مسلمان جج نہ ہو۔

علاوہ ازیں حکومت کے لئے یہ اصل تسلیم کرنا بھی مشکل تھا۔ کہ کسی خاص فرقہ کے مقدمات کی سماعت ایسے جج کریں جو اسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔

غرض بعض ان مشکلات کو دور کرانے کے بعد جن کا حکومت کو سامنا ہو سکتا تھا۔ حکومت کی طرف سے آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس بل کی پوری حمائت کی۔ اور اس کے پاس ہو جانے پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا بل کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان عورتوں کو خلع کرانے کا حق حاصل ہو جائے۔ یہ حاصل ہو گیا۔ باقی رہا یہ مطالبہ کہ حق خلع کے مقدمات کی سماعت صرف مسلم جج کریں۔ اس کا نامنظور ہونا مسلمان ممبروں کو اپنی شکست نہیں سمجھنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کا مقصد بل کے پاس ہو جانے سے حاصل ہو گیا ہے۔ کیونکہ اصل چیز یہ ہے۔ کہ جس جج کے پاس مقدمہ جائے۔ وہ فقہ اور شریعت اسلامیہ سے واقف ہو۔ عین ممکن تھا کہ مسلمان ممبروں کے مطالبہ کے منظور ہونے کی صورت میں خلع کے بعض مقدمات کسی ایسے مسلمان جج کے پاس چلے جاتے۔ جو غیر مسلم جج کے مقابلہ میں قانون شریعت سے کم واقف ہوتا۔

بل کے پاس ہو جانے پر اسمبلی کی ایک ہندو خاتون ممبر نے ہاؤس کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔ اس بل میں ازدواجی حقوق کے متعلق مرد اور عورت کا مساوی درجہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ اس قسم کے دیگر اصلاحی قوانین بھی بنائے جائیں گے۔ یہ بل ترقی پسندانہ ہے۔ اور اس میں مسلمان عورتوں سے انصاف کیا گیا ہے دراصل مسلمان عورتوں سے یہ انصاف اسلام نے کیا ہے جسکی تصدیق موجودہ حکومت کے قانون سے کرائی گئی ہے۔

بہی خواہان الفضل کی خدمت میں گزارش

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی زبان مبارک سے الفضل کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے متعلق جو ہدایات فرمائی تھیں۔ عملۂ الفضل ان پر عمل کرنے میں کوشاں ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں الفضل کے قدردان اصحاب پر جو فرض عائد ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے اسکی بجاآوری کی طرف کماحقہ توجہ نہیں کی جا رہی۔ صرف چند احباب نے ایک ایک خریدار مہیا فرمایا ہے۔ امید ہے دوسرے احباب بھی اپنے اپنے حلقہ میں الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کر رہے ہوں گے۔ احباب کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ جوں جوں الفضل کی اشاعت میں ترقی ہو گی۔ اسے زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور ہر پہلو سے مفید بنانے کے ذرائع بھی وسیع ہوتے جائیں گے۔ اور وہ محسوس کریں گے کہ ان کی تھوڑی سی سعی اخبار کی ظاہری و معنوی ترقی کے لئے کس قدر ممد ثابت ہوئی ہے۔ جو دوست الفضل کی خریداری کے لئے دوسروں کو تحریک فرمائیں گے۔ وہ یقیناً ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ اور خریدار مہیا کرنے والے اصحاب کے اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ درج اخبار کئے جائیں گے۔

مینیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ آج حضور کو کھانسی کے علاوہ سر درد کی بھی شکائت رہی۔ باوجود اس کے خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خان عبداللہ خان صاحب کی صحت اب خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے

۱۵۔۱۶ فروری کو ڈپٹی انسپکٹر صاحب مدارس لاہور ڈویژن نے مع اپنے ماتحت عملہ کے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا سالانہ معائنہ کیا۔

آج بعد نماز مغرب محلہ دارالفضل میں ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی کی صدارت میں ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب آف کوئٹہ نے آنکھوں کی حفاظت کے متعلق حاضرین کو ضروری ہدایات بتائیں۔

کل ۸½ بجے رات کی گاڑی سے لاہور سے احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے چالیس نوجوان آئے جن کے ساتھ ۵ غیر احمدی بھی تھے۔ اور آج امرتسر سے ۱۷ احمدی ایک غیر احمدی اور دو ہندو نوجوان آئے نیز کپورتھلہ سے ۵ احمدی نوجوان پہونچے آج آٹھ بجے شام سے ½۱۰ بجے تک زیر صدارت جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے مہمانخانہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں "احمدیت" پر کالجیئٹ میں سے (۱) مولوی عبدالوہاب صاحب عمر (۲) بشارت الرحمٰن صاحب۔ (۳) کامل صاحب نے اور جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء میں سے (۱) مولوی محمد شریف صاحب (۲) مولوی بشیر احمد صاحب (۳) مولوی محمد احمد صاحب نے مقابلۃً تقریریں کیں۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ صوفی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے اور ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب نے بحیثیت جج مولوی محمد شریف صاحب جامعہ اور بشارت الرحمٰن صاحب کالجیئٹ کو اول اور مولوی محمد احمد صاحب جامعہ کو دوم قرار دیا۔ آخر میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

اخبار احمدیہ

ایک خادم مسجد کی ضرورت جماعت احمدیہ نابھہ کو ایک ایسے احمدی دوست کی ضرورت ہے جو احمدیہ مسجد میں رہے اذان دیا کرے۔ کبھی ضرورت ہو تو نماز بھی پڑھا دے۔ چھوٹے بچوں کو قرآن شریف یا معمولی اردو پڑھانے کی قابلیت رکھتا ہو۔ جماعت اسے چالیس روپے سالانہ نقد اور دونوں وقت کھانا دینے کا وعدہ کرتی ہے۔ احباب نظارت دعوت و تبلیغ سے خط و کتابت کریں۔

درخواست ہائے دعا رحمۃ اللہ صاحب باغانوالہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بنگہ کی صحت اور مالی مشکلات سے مخلصی کے لئے اور مولوی محمد عبدالعزیز صاحب دارالرحمت اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

دعائے مغفرت (۱) محمد عمر صاحب لاہور کی اہلیہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں (۲) علی محمد صاحب گوندل چک ۹۹ ضلع سرگودہ کا پوتا محمد اسحاق فوت ہو گیا ہے (۳) ماسٹر نور احمد صاحب برج لٹاں ضلع لدھیانہ کا لڑکا عبدالمجید خان فوت ہو گیا ہے۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

تبدیلئ نام چونکہ میں نے اپنا نام بجائے میاں محمد کے محمد منیر رکھ لیا ہے۔ اس لئے آئندہ مجھے اس نئے نام سے یاد کیا جائے۔ خاکسار محمد منیر کھٹانہ (سابق میاں محمد) از موضع کیرانوالہ ضلع گجرات۔

ولادت مرزا رحیم بیگ صاحب چینبے کے ہاں لڑکا اور مولوی محمد لطیف صاحب بھینی ضلع شیخوپورہ کے ہاں بھی لڑکا پیدا ہوا نیز بشیر احمد صاحب سنوری کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے امۃ الحی رکھا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

نو مبایعین سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

ازطرف

نظارت تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کے معنی

آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ بیعت کے معنی بک جانے کے ہیں۔ یعنی اب جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے قائل ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں۔ تو آپ نے گویا اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رستے میں بیچ دیا ہے۔ اور یہ عہد کیا ہے۔ کہ آئندہ آپ کی ذات اور آپ کا وقت اور آپ کی جملہ طاقتیں اور آپ کے اموال اور آپ کے عزیز و اقرباء اس صداقت کی خدمت کے لئے وقف رہیں گے۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں قائم کی ہے۔ یہ ایک بہت بھاری ذمہ واری ہے۔ جو ہر وہ شخص اپنے اوپر لیتا ہے۔ جو احمدیت قبول کرتا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ نے اس ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے اور اس کا پورا پورا احساس رکھتے ہوئے یہ قدم اٹھایا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اقدام کو مبارک کرے۔ اور اسے آپ کی ذات کے لئے اور آپ کے عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے اور آپ کے دوستوں اور ہمسایوں کے لئے اور سب سے بڑھ کر سلسلہ احمدیہ اور اسلام کے لئے موجب برکات و رحمت بنائے۔ آمین۔

سلسلہ احمدیہ کی غرض و غایت

آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ ہمارا سلسلہ ایک سوسائٹی کی صورت میں قائم نہیں ہے اور نہ ہی وہ عام پیروں اور گدی نشینوں کے سلسلوں کی طرح ہے۔ بلکہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر قائم ہے جس میں جماعت کو اسی رنگ کی تربیت دی جاتی۔ اور اس سے اسی قسم کی قربانیوں کی توقع کی جاتی ہے جو اس قسم کے الٰہی سلسلوں کے ساتھ ہمیشہ سے وابستہ رہی ہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت مختصر طور پر یہ ہے کہ اسلام کو از سر نو زندہ کیا جائے۔ اور ان اعتقادی و عملی غلطیوں کو دور کر کے جو مرور زمانہ کی وجہ سے مسلمانوں میں پیدا ہو چکی ہیں۔ لوگوں کو پھر اس حقیقی اسلام پر قائم کر دیا جائے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دنیا میں نازل ہوا تھا۔ اور دوسری غرض سلسلہ کے قیام کی یہ ہے۔ کہ نا دوسرے مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو غالب کر کے دکھایا جائے۔ پس ہر وہ شخص جو احمدیت قبول کرتا ہے۔ وہ گویا خدا تعالیٰ سے یہ عہد باندھتا ہے۔ کہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم اور ہدایات کے ماتحت نہ صرف اپنی زندگی کو ایمانی اور عملی لحاظ سے اسلام کے مطابق بناؤں گا۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کے واسطے تیار رہوں گا بلکہ یہ بھی کہ میں اس عظیم الشان مذہبی جہاد میں بھی پورا پورا حصہ لوں گا۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان شروع ہوا ہے۔ پس سب سے پہلے تو آپ سے میری یہ التجا ہے۔ کہ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غرض و غایت کو سمجھتے ہوئے اپنی اور اپنے متعلقین کی زندگیوں کو سلسلہ کی خدمت میں لگانے اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور اسے ہر دوسری غرض سے مقدم رکھیں۔ کیونکہ یہی اس مقدس عہد کی عملی تفسیر ہے۔ جو آپ نے ان الفاظ میں خلیفۂ وقت کے ساتھ باندھا ہے۔ کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"۔

نظامِ سلسلہ کا مرکزی نقطہ

اس کے بعد میں آپ کو بعض امور نظام سلسلہ کے متعلق مختصر طور پر بتانا چاہتا ہوں۔ سب سے اول آپ کو یہ جاننا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نظام سلسلہ کا مرکزی نقطہ خلافت کا وجود ہے جماعت میں داخل ہونے کے بعد آپ کا سب سے مقدم فرض یہ ہے۔ کہ آپ خلافت کے ساتھ اپنے روحانی جوڑ کو ایسا مضبوطی کے ساتھ قائم کریں۔ کہ وہ کسی لغزش کے موقعہ پر متزلزل نہ ہو سکے۔ جہاں تک ممکن ہو۔ جلد از جلد حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ساتھ ذاتی تعارف اور ذاتی تعلق پیدا کریں۔ اور اپنے جملہ اہم امور میں حضور سے مشورہ لیتے رہیں۔ اور حضور کے ساتھ باقاعدہ خط و کتابت رکھیں۔ اور دعاؤں کے لئے لکھتے رہیں اور جو خطبات اور اعلانات اور تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے جاری ہوں۔ ان کو پوری توجہ کے ساتھ مطالعہ کریں اور اپنی پوری پوری کوشش کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہوں۔

مرکزی نظام کے مختلف صیغے

اس کے بعد آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور نگرانی کے ماتحت سلسلہ کا مرکزی نظام مختلف نظارتوں کی صورت میں قائم ہے۔ جن کے ناظر اپنے اپنے حلقہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات کو جاری کرتے۔ اور سلسلہ کے انتظام کو چلاتے ہیں۔ مثلاً سلسلہ کے مرکزی نظام کا

ایک صیغہ نظارت دعوۃ و تبلیغ ہے اس نظارت کا یہ فرض ہے۔ کہ سلسلہ کے جملہ تبلیغی کاموں کو سر انجام دے اور تقریر اور تحریر کے ذریعہ سے تبلیغ کا انتظام کرے۔ اس صیغہ کے ماتحت متعدد مبلغین کام کرتے ہیں۔ جو حسب ضرورت مرکز سلسلہ سے باہر بھیجے جاتے ہیں۔ ہندوستان کے مختلف حصوں کے علاوہ ہندوستان کے باہر بھی مختلف ممالک میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت دار التبلیغ قائم ہیں جن میں سلسلہ کی طرف سے مقرر شدہ مبلغ کام کرتے ہیں۔ پس اگر آپ کو کسی تبلیغی کام کے متعلق مرکز سے کوئی بات دریافت کرنی ہو۔ یا کوئی امداد حاصل کرنی ہو یا کوئی تجویز پیش کرنی ہو۔ تو آپ کو چاہیئے۔ کہ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو مل کر یا خط لکھ کر دریافت کریں۔

دوسرا صیغہ نظارت تعلیم و تربیت کا ہے۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس صیغہ کا یہ فرض ہے۔ کہ سلسلہ کی جملہ درسگاہوں کی نگرانی کے علاوہ جماعت کی عام اخلاقی اور دینی تربیت کا انتظام کرے۔ یہ کام نہایت درجہ نازک اور اہم ہے۔ اور در اصل دیکھا جائے۔ تو یہی وہ کام ہے جس سے سلسلہ کی اصل غرض و غایت وابستہ ہے۔ پس اس کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اس صیغہ کی طرف سے بھی بعض اوقات بیرونی جماعتوں کی نگرانی اور امداد کے لئے کارکن بھیجے جاتے ہیں۔ لیکن بالعموم یہ کام سلسلہ کے مبلغین اور سکرٹریان تعلیم و تربیت سے لیا جاتا ہے اگر آپ کو سلسلہ کی کسی تعلیمی درسگاہ کے متعلق کچھ دریافت کرنا ہو۔ یا کوئی تجویز پیش کرنی ہو۔ یا کوئی امداد حاصل کرنی ہو۔ تو آپ کو اس نظارت کو مخاطب کرنا چاہیئے۔

اسی طرح اگر جماعت کی اخلاقی اور دینی تربیت کے متعلق کوئی امر در پیش ہو۔ تو ناظر تعلیم و تربیت قادیان کو لکھنا چاہیئے۔

تیسرا صیغہ نظارت امور عامہ کا ہے۔ جس کا تعلق سلسلہ کی اندرونی سیاست۔ اور نیز قوموں اور حکومت کے ساتھ تعلقات سے وابستہ ہے۔ اسی طرح رشتہ ناطہ کے متعلق امداد حاصل کرنا بھی اسی نظارت سے متعلق ہے حصول ملازمت۔ اور انسداد بے کاری کے متعلق مشورہ یا سفارش حاصل کرنا بھی نظارت امور عامہ سے تعلق رکھتا ہے۔

205

اسی طرح دوسرے ایسے کام جو کسی دوسری نظارت سے متعلق نہ ہوں۔ وہ سب نظارت امور عامہ سے متعلق سمجھے جاتے ہیں۔ ان جملہ کاموں کے متعلق آپ کو ناظر امور عامہ قادیان کو لکھنا چاہیئے۔

چوتھا صیغہ نظارت ضیافت کا ہے۔ یعنی قادیان میں سلسلہ کے مہمانوں کی رہائش اور خوراک وغیرہ کا انتظام کرنا اس صیغہ کے سپرد ہے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی جبکہ کم و بیش تیس ہزار مہمان مرکز سلسلہ میں جمع ہوتے ہیں۔ رہائش اور خوراک وغیرہ کا انتظام نظارت ضیافت کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

پس اگر آپکو اپنے متعلق یا اپنے کسی عزیز یا دوست کے متعلق قادیان آنے پر اس قسم کے انتظام میں کسی امداد کی ضرورت ہو۔ تو آپ کو ناظر ضیافت قادیان کو لکھنا چاہیئے۔

پانچواں صیغہ مقبرہ بہشتی کے انتظام سے تعلق رکھتا ہے۔ آپکو معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت ایک ایسا انتظام فرمایا تھا کہ سلسلہ کے مخلصین ایک خاص جگہ میں جو مقبرہ بہشتی کہلاتی ہے دفن ہوسکیں اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے علم پاکر اخلاص اور قربانی کی بعض خاص شرطیں مقرر فرمائی تھیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپکو بشارت دی تھی۔ کہ اگر کوئی شخص انکو پورا کرکے اس مقبرہ میں دفن ہوگا تو وہ خدا کے فضل سے بہشتی زندگی حاصل کریگا۔ اس صیغہ کا انتظام مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد ہے۔ پس اگر آپ کے نزدیک اس صیغہ کے متعلق کوئی بات قابل دریافت ہو تو سکرٹری صیغہ مقبرہ بہشتی قادیان کو لکھنا چاہیئے۔

چھٹا صیغہ نظارت بیت المال کی صورت میں قائم ہے۔ اس صیغہ کا یہ فرض ہے کہ سلسلہ کے لئے جسقدر مالی ضرورت پیش آئے اُسے چندوں وغیرہ کے ذریعہ پورا کرنے کا انتظام کرے۔ چنانچہ ہر قسم کے مرکزی چندے خواہ وہ عام ہوں یا خاص اسی طرح زکوٰۃ وغیرہ کے محاصل اس صیغہ کی نگرانی کے ماتحت وصول کئے جاتے ہیں۔ پس چندوں اور زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق ہر قسم کا سوال پیدا ہونے پر ناظر بیت المال قادیان کو لکھنا چاہیئے۔ اس صیغہ کی ذیل میں ایک صیغہ دفتر محاسب کی صورت میں بھی قائم ہے۔ جہاں چندے وغیرہ جمع کرائے جاتے ہیں۔ اور ان کا حساب رہتا ہے۔

مذکورہ بالا صیغوں کے اوپر نگرانی اور یکجہتی کے قیام کے لئے ایک نظارت علیا قائم ہے۔ اور اس صیغہ کے انچارج ناظر اعلیٰ کہلاتے ہیں۔ مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں اور خصوصاً مقامی امراء کے تقرر اور انتخاب وغیرہ کے متعلق اس نظارت سے خط و کتابت کرنی چاہیئے۔

تحریک جدید

ان صیغہ جات کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص ہدائت اور ذاتی نگرانی کے ماتحت ایک صیغہ تحریک جدید بھی قائم ہے۔ اس کے ماتحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جدید مقرر کردہ اصول کے مطابق وہ جملہ قسم کے کام سرانجام پاتے ہیں۔ جو مذکورہ بالا مختلف صیغہ جات کی ذیل میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس صیغہ کے متعلق مالی امور میں فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان اور انتظامی امور میں انچارج دفتر تحریک جدید قادیان کو لکھنا چاہیئے۔

میں امید کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا سطور سے آپکو سلسلہ کے مرکزی نظام کا مختصر سا ڈھانچہ معلوم ہوگیا ہوگا جس سے آپ حسب ضرورت فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن جیسا کہ میں نے اس خط کے شروع میں بیان کیا ہے۔ سلسلہ کی اصل غرض و غائت کسی صیغہ یا نظارت کا قیام نہیں ہے۔ بلکہ لوگوں کی ایمانی اور اعتقادی اور عملی اصلاح ہے۔ اور یہ سارا انتظام اسی غرض کے حصول میں سہولت پیدا کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ پس صیغوں کے نظام میں الجھ کر آپکو سلسلہ کی اصل غرض و غائت کو بھلا نہیں دینا چاہیئے۔

چند ضروری باتیں

آپکی اطلاع کے لئے اس جگہ چند ان باتوں کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ جو ہر نو احمدی کو جاننی چاہئیں۔

اول۔ ہر احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ سلسلہ کے کام کو چلانے کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کرے۔ اس تعلق میں نظام سلسلہ کے ماتحت یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر احمدی اپنی آمد کا کم از کم سولہواں حصہ یعنی روپے میں سے ایک آنہ بطور چندہ دے۔ یہ چندہ عرف میں چندہ عام کہلاتا ہے۔ تحریک جدید کا چندہ جس کے لئے حضرت صاحب علیحدہ تحریک فرماتے ہیں۔ یا دیگر خاص چندہ جات اور چندہ جلسہ سالانہ اس عام چندہ کے علاوہ ہوتے ہیں۔

دوم۔ ہر مخلص احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ اسے توفیق دے۔ تو وہ بہشتی مقبرہ کے حق میں وصیت تحریر کرے۔ یہ وصیت آمد اور ترکہ ہر دو کے متعلق ہوتی ہے۔ اور اسکی شرح کم سے کم ۱/۱۰ اور زیادہ سے زیادہ ۱/۳ مقرر ہے وصیت کرنا لازمی نہیں ہے یعنی اگر کوئی شخص وصیت نہ کرے۔ تو اس پر سلسلہ کی طرف سے کوئی گرفت نہیں کی جاتی۔ کیونکہ یہ عمل بطور نفل کے ہے جس کا اختیار کرنا ہر فرد کے اخلاص پر چھوڑا گیا ہے۔ لیکن جو شخص وصیت کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے اخلاص کا ایک عمدہ ثبوت پیش کرتا ہے۔ وصیت کرنیوالے کو چندہ عام معاف ہو جاتا ہے۔ یعنی آمد کی وصیت کے اندر ہی چندہ عام بھی شمار کر لیا جاتا ہے۔ البتہ دوسرے چندے اس کے علاوہ رہتے ہیں

سوم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تاکیدی تعلیم ہے کہ کسی احمدی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی صورت میں کسی غیر احمدی کی اقتداء میں نماز ادا کرے بلکہ ضروری ہے کہ ہر حال میں احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھی جائے

چہارم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ کسی احمدی کیلئے یہ جائز نہیں کہ کسی غیر احمدی کو احمدی لڑکی کا رشتہ دے۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ احمدی لڑکی احمدیوں میں بیاہی جائے۔ البتہ مرکز کی اجازت کیساتھ احمدی لڑکے کیلئے غیر احمدی لڑکی رشتہ میں لی جاسکتی ہے۔

پنجم۔ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار پر مرتا ہے۔ اسکا معاملہ خدا پر چھوڑنا چاہیئے۔ اور اس کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔ اور بہر صورت کسی مکفر یا مکذب کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اپنے غیر احمدی یا غیر مسلم عزیزوں یا دوستوں کے جنازہ کیساتھ نماز جنازہ میں شامل ہوئے بغیر ہمدردی کے خیال سے شرکت اختیار کرنا اور ان کو ضروری امداد دینا اور ان کی تکالیف میں حصہ بٹانا نہ صرف پسندیدہ ہے بلکہ احمدیت کی تعلیم کے ماتحت ضروری اور لازمی ہے۔

ششم۔ آپکو حتی الوسع جلد جلد قادیان آنا چاہیئے۔ اور خصوصاً جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوتا ہے اور مجلس مشاورت میں جو عموماً ماہ مارچ یا اپریل میں ہوتی ہے ضرور شریک ہونا چاہیئے۔ اور ان کے علاوہ بھی جہانتک ممکن ہے مرکز سلسلہ میں جلد جلد آتے رہنا چاہیئے۔ اور قادیان میں اپنی رہائش کے ایام ایسے رنگ میں گزارنے چاہئیں جس کے نتیجہ میں قادیان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے۔ قادیان میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے تو ملاقات کرینگے ہی اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ اور ناظران سلسلہ اور افسران صیغہ جات اور ہیڈ ماسٹران مدارس اور ایڈیٹران رسائل و اخبارات سے بھی ضرور ذاتی تعارف پیدا کریں۔ اور جو درس قادیان میں ہوتے ہیں ان میں شریک ہوا کریں۔

سلسلہ کے خاص مقامات

اس کے علاوہ سلسلہ کی یادگاروں اور خاص مقامات کو بھی ضرور دیکھیں جو یہ ہیں (الف) مسجد مبارک متصل مکان حضرت مسیح موعود علیہ السلام (ب) مسجد اقصےٰ جس کے اندر منارۃ المسیح بھی ہے (ج) مقبرہ بہشتی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کے مزار ہیں۔ (د) لنگر خانہ مہمانخانہ۔ مدرسہ احمدیہ۔ جامعہ احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ نصرت گرلز ہائی سکول۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ نور لائبریری۔ دفتر اخبار الفضل۔ دفتر ریویو۔ بکڈپو تالیف و اشاعت دارالصناعت وغیرہ

ہفتم۔ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف کا مطالعہ کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو تو باقاعدہ زیر مطالعہ رکھنا چاہیئے کیونکہ اسکے بغیر کوئی احمدی ایمان کے اعلیٰ مراتب کو نہیں پہونچ سکتا۔ اور نہ ہی احمدیت کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہے۔ یہ کتب بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے مل سکتی ہیں۔

ہشتم۔ مرکز کے ساتھ وابستگی پیدا کرنے اور سلسلہ کے حالات سے واقف رہنے کا ایک نہایت عمدہ ذریعہ یہ ہے کہ آپ سلسلہ کے مرکزی اخبار الفضل کے خریدار بن جائیں۔ اس طرح آپکو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

تحریک جدید سے قرآن کریم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات

قرآن کریم کی ان عظیم الشان پیشگوئیوں میں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہیں۔ ایک ذوالقرنین والی پیشگوئی ہے جو سورہ کہف میں مذکور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تفسیر براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"ذوالقرنین کا قصہ مسیح موعود کے زمانہ کے لئے ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی عبارت ہے۔ وَيَسْئَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُوا عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا۔ یعنی یہ لوگ تجھ سے ذوالقرنین کا حال دریافت کرتے ہیں۔ ان کو کہہ میں ابھی تھوڑا سا تذکرہ ذوالقرنین کا تم کو سناؤں گا۔ اور پھر اس کے بعد فرمایا۔ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا یعنی ہم اس کو یعنی مسیح موعود کو جو ذوالقرنین بھی کہلائے گا روئے زمین پر ایسا مستحکم کر دیں گے۔ کہ کوئی اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ اور ہر طرح سے ساز و سامان اس کو دیدیں گے اور اس کی کارروائیوں کو سہل اور آسان کر دینگے "فَأَتْبَعَ سَبَبًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا۔ قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا۔ قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَى رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُكْرًا۔ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَى وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا۔ یعنی جب ذوالقرنین کو جو مسیح موعود ہے۔ ہر ایک طرح کے سامان دیئے جائیں گے۔ پس وہ ایک سامان کے پیچھے پڑے گا۔ یعنی وہ مغربی ممالک کی اصلاح کے لئے کمر باندھے گا۔ اور وہ دیکھے گا۔ کہ آفتاب صداقت اور حقانیت ایک کیچڑ کے چشمہ میں غروب ہو گیا اور اس غلیظ چشمہ اور تاریکی کے پاس ایک قوم کو پائے گا۔ جو مغربی قوم کہلائے گی۔ یعنی مغربی ممالک میں عیسائیت کے مذہب والوں کو نہایت تاریکی میں مشاہدہ کرے گا۔ نہ ان کے مقابل پر آفتاب ہوگا جس سے وہ روشنی پا سکیں اور نہ انکے پاس پانی صاف ہوگا جس کو وہ پیویں یعنی ان کی علمی اور عملی حالت نہایت خراب ہوگی اور وہ روحانی روشنی اور روحانی پانی سے بے نصیب ہونگے۔ تب ہم ذوالقرنین یعنی مسیح موعود کو کہیں گے۔ کہ تیرے اختیار میں ہے۔ چاہے تو ان کو عذاب دے یعنی عذاب نازل ہونے کے لئے بد دعا کرے یا انکے ساتھ حسن سلوک کا شیوہ اختیار کرے تب ذوالقرنین یعنی مسیح موعود جواب دیگا۔ کہ ہم اسی کو سزا دلانا چاہتے ہیں۔ جو ظالم ہو۔ وہ دنیا میں بھی ہماری بد دعا سے سزایاب ہوگا۔ اور پھر آخرت میں سخت عذاب دیکھیگا۔ لیکن جو شخص سچائی سے منہ نہیں پھیرے گا۔ اور نیک عمل کریگا اسکو نیک بدلہ دیا جائے گا۔ اور اس کو انہیں کاموں کی بجا آوری کا حکم ہوگا۔ جو سہل ہیں۔ اور آسانی سے ہو سکتے ہیں۔"

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَى قَوْمٍ لَمْ نَجْعَلْ لَهُمْ مِنْ دُونِهَا سِتْرًا كَذَلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا یعنی پھر ذوالقرنین جو مسیح موعود ہے جسکو ہر ایک سامان دیا جائیگا۔ ایک اور سامان کے پیچھے پڑیگا یعنی ممالک شرقیہ کے لوگوں کی حالت پر نظر ڈالیگا اور وہ جس جگہ سے سچائی کا آفتاب نکلتا ہے۔ اس کو ایسا پائیگا کہ ایک ایسی نادان قوم پر آفتاب نکلا ہے۔ جن کے پاس دھوپ سے بچنے کیلئے کوئی بھی سامان نہیں یعنی وہ لوگ ظاہر پرستی اور افراط کی دھوپ سے جلتے ہونگے اور حقیقت سے بے خبر ہونگے ذوالقرنین یعنی مسیح موعود کے پاس حقیقی راحت کا سامان سب کچھ ہوگا۔ جسکو ہم خوب جانتے ہیں۔ مگر وہ لوگ قبول نہیں کرینگے بعد اس کے اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا۔ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا۔ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا۔ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا۔ فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا۔ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا۔ أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا۔ پھر ذوالقرنین یعنی مسیح موعود ایک اور سامان کے پیچھے پڑیگا۔ اور جب وہ ایک ایسے موقع پر پہنچے گا یعنی جب وہ ایک ایسا نازک زمانہ پائے گا جسکو بین السدین کہنا چاہئے یعنی دو پہاڑوں کے بیچ مطلب یہ کہ ایسا وقت پائیگا جبکہ دو طرفہ خوف میں لوگ پڑے ہونگے اور ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ ملکر ایک خوفناک نظارہ دکھائیگی تو ان دونو طاقتوں کے ماتحت ایک قوم کو پائیگا۔ "اور یہ تیسری قوم ہے جو مسیح موعود کی ہدایات سے فیضیاب ہونگے۔ تب وہ اسکو کہیں گے۔ کہ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے۔ پس اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم آپکے لئے چندہ جمع کر دیں۔ تا آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنادیں۔ وہ جواب میں کہیگا۔ کہ جس بات پر مجھے خدا نے قدرت بخشی ہے۔ وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے ہاں اگر تم نے کچھ مدد کرنی ہو تو اپنی طاقت کے موافق کرو تا میں تم میں اور ان میں ایک دیوار کھینچ دوں۔ یعنی ایسے طور پر اس پر حجت پوری کروں کہ وہ کوئی طعن و تشنیع اور اعتراض کا تم پر حملہ نہ کر سکیں۔ لوہے کی سلیں مجھے لا دو تا آمد و رفت کی راہوں کو بند کیا جائے یعنی اپنے تئیں میری تعلیم اور دلائل پر مضبوطی سے قائم کرو۔ اور پوری استقامت اختیار کرو۔ اور اس طرح پر خود لوہے کی سل بن کر مخالفانہ حملوں کو روکو اور پھر سلوں میں آگ پھونکو جب تک کہ وہ خود آگ بن جائیں یعنی محبت الٰہی اس قدر اپنے اندر بھڑکاؤ کہ خود الٰہی رنگ اختیار کرو۔"

پھر آیات متذکرہ بالا کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ذوالقرنین یعنی مسیح موعود اس قوم کو جو یاجوج ماجوج سے ڈرتی ہے کہے گا۔ کہ مجھے تانبا لا دو کہ میں اس کو پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دونگا۔ پھر بعد اس کے یاجوج ماجوج طاقت نہیں رکھیں گے کہ ایسی دیوار پر چڑھ سکیں یا اس میں سوراخ کر سکیں۔ یاد رہے کہ لوہا اگرچہ بہت دیر تک آگ میں رہ کر آگ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ مگر مشکل سے پگھلتا ہے۔ مگر تانبا جلد پگھل جاتا ہے اور سالک کیلئے خدا تعالیٰ کی راہ میں پگھلنا بھی ضروری ہے۔ پس یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے۔ کہ ایسے مستعد دل اور نرم طبیعتیں لاؤ کہ جو خدا تعالےٰ کے نشانوں کو دیکھ کر پگھل جائیں۔ کیونکہ سخت دلوں پر خدا تعالےٰ کے نشانات کچھ اثر نہیں کرتے لیکن انسان شیطانی حملے سے تب محفوظ ہوتا ہے کہ اول استقامت میں لوہے کی طرح ہو۔ اور پھر دل پگھل کر اس لوہے پر پڑے اور اس کو منتشر اور پراگندہ ہونے سے تھام لے۔ سلوک تمام ہونے کیلئے یہ تین شرطیں ہیں۔ جو شیطانی حملوں سے محفوظ رہنے کیلئے سد سکندری ہیں۔ اور شیطانی روح اس دیوار پر چڑھ نہیں سکتی اور نہ اس میں سوراخ کر سکتی ہے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ خدا کی رحمت سے ہوگا۔ اور اس کا ہاتھ یہ سب کچھ کرے گا۔ انسانی منصوبوں کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوگا اور جب قیامت کے دن قریب آجائیں گے۔ تو پھر دوبارہ فتنہ برپا ہو جائے گا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور پھر فرمایا۔ کہ ذوالقرنین کے زمانہ میں جو مسیح موعود ہے۔ ہر ایک قوم اپنے مذہب کی حمایت میں اٹھے گی۔ اور جس طرح ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے۔ ایک دوسرے پر حملہ کریں گے۔ اتنے میں آسمان پر کرنا پھونکی جائیگی۔ یعنی آسمان کا خدا مسیح موعود کو مبعوث فرما کر ایک تیسری قوم پیدا کر دیگا۔ اور وہ مسیح کی آواز سنیں گے۔ اور اس کی طرف دوڑیں گے۔ تب ایک ہی چوپان اور ایک ہی گلہ ہوگا اور وہ دن بڑے سخت ہونگے اور خدا ہیبتناک نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ ظاہر کر دیگا۔ اور جو لوگ کفر پر اصرار کرتے ہیں۔ وہ اسی دنیا میں طرح طرح کی بلاؤں کے دوزخ کا منہ دیکھ لینگے۔ خدا فرماتا ہے۔

کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کی آنکھیں میرے کلام سے پردہ میں تھیں اور جن کے کان میرے حکم کو سن نہیں سکتے تھے۔ کیا ان منکروں نے گمان کر لیا تھا۔ کہ یہ امر سہل ہے کہ عاجز بندوں کو خدا بنا دیا جائے اور میں معطل ہو جاؤں ہم ان کی ضیافت کے لئے اسی دنیا میں جہنم کو نمودار کریں گے یعنی بڑے بڑے ہولناک نشان ظاہر ہونگے اور یہ سب نشان اس کے مسیح موعود کی سچائی پر گواہی دیں گے

خلاصہ بیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ملفوظات میں سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) ذوالقرنین کے فرائض منصبی کی تقسیم تین دوروں میں ہو گی۔
(ا) مغربی اقوام کی اصلاح (ب) مشرقی ممالک کے لوگوں کی اصلاح جن میں وہ مبعوث ہوا۔
(ج) جو لوگ اس پر ایمان لائیں گے وہ انہیں یاجوج اور ماجوج کے حملوں سے بچائے گا۔ اور صحیح اسلامی تعلیم پر چلائے گا۔

(۲) اس کی دعا یہ ہو گی کہ جو ظالم ہو وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سزایاب ہو گا اور جو ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اس کو نیک بدلا دیا جائے گا۔

(۳) وہ ایک نازک زمانہ پائے گا جس کو بین السدین کہنا چاہئے۔ یعنی ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر خوفناک نظارہ دکھائے گی اور وہ ان لوگوں کو جو اس پر ایمان لائینگے کہے گا کہ میری تعلیم اور دلائل پر قائم ہو کر سیسہ کی سلوں کی طرح بن جاؤ اور محبت الٰہی اپنے آپ میں پیدا کر کے الٰہی رنگ اختیار کرو اور وہ ان میں طوعی چندہ کی تحریک کرے گا۔ پھر وہ ان کو ایسا بنا دے گا کہ ان کے دل خدا کی راہ میں پگل جائیں گے اور شیطانی حملوں سے ہمیشہ کے لئے بچ جائینگے

(۴) اس زمانہ میں قومیں ایک دوسری پر حملہ کریں گی جیسا کہ ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے۔ وہ دن بڑے سخت ہونگے۔ اور خدا اہلبیت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ اسی دنیا میں دوزخ کا نظارہ دیکھ لیں گے واقعات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ قرآن کریم کی عظیم الشان پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر پوری ہوئی اور اب دوسری دفعہ حضور کے خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وقت پوری ہو رہی ہے۔

مغربی اقوام کی اصلاح

پہلی بات جو ذوالقرنین کے فرائض میں داخل ہے وہ یہ ہے کہ وہ مغربی اقوام کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو گا۔ اس غرض کے ماتحت حضور نے مغربی ممالک میں مشن کھولے اور اب مطالبہ تبلیغ بیرون ہند کے ماتحت تحریک جدید کے اصول پر حضور نے مختلف مغربی ممالک میں مجاہدین تحریک جدید کو اسلام کی تعلیم دنیا میں پھیلانے کے لئے بھیجا اور اس طرح مغربی ممالک میں کئی مشن قائم ہوئے اور اس طرح جہاں پر اسلام کا سورج غروب ہوا تھا۔ وہاں حضور نے پھر اسلام کے نور کو پہنچایا۔ اور جو لوگ مادیت کی گندی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے ان میں اسلامی چشمہ کا مصفا اور مطہر پانی بھیجا۔

اہل مشرق کی اصلاح

دوسرا دور جو ذوالقرنین کا اہل مشرق کے لئے تھا۔ اس کی تکمیل بھی تحریک جدید کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ حضور نے تحریک جدید کے ماتحت جماعت سے اس دورہ کی تکمیل کے مطالبات فرمائے۔ مثلاً وقف رخصت کا مطالبہ۔ صاحب پوزیشن اصحاب سے مطالبہ کہ وہ تبلیغی لیکچر دیں۔ اور اب تو حضور نے جماعت سے مطالبہ فرمایا ہے۔ کہ ہر بالغ مرد وعدہ کرے کہ وہ سال میں اتنے احمدی بنائے گا اور پھر اس وعدہ کو پورا کرے تاکہ اس طرح ان لوگوں میں جن کے سر پر صداقت کا نور چمک رہا ہے مگر وہ ظاہر پرستی اور افراط کی وجہ سے سورج کے مقابل پر برہنہ ہونے کی حالت میں کھڑے ہیں پیغام حق پہنچایا جائے اسی دوران میں ذوالقرنین کے متعلق یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اسے کہے گا۔ کہ اگر تو چاہے تو ان لوگوں کے لئے عذاب کی دعا کر سکتا ہے۔ مگر ذوالقرنین کہے گا کہ جو ظالم ہو گا وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سزایاب ہو گا۔ مگر ایمان لانے والے اور نیک عمل کرنے والے نیک اجر پائیں گے۔ یہ بات بھی اس طرح پوری ہو گی۔ کہ جب حضور نے تحریک جدید کے دوران میں جب بھی مخالفوں کے متعلق دعا کرنے کی جماعت کو ہدایت فرمائی تو یہی دعا تھی۔ کہ اے خدا اگر یہ لوگ تیرے علم میں ہدایت پا سکتے ہیں تو ان کو ہدایت دے۔ اور اگر تیرے علم میں یہ شقی ازلی ہیں۔ اور نورِ ہدایت سے بے نصیب۔ تو تو ان کو تباہ و برباد کر۔ تا یہ تیرے دین کی اشاعت میں روک نہ بنیں۔

جماعت احمدیہ کی تربیت

تیسرا دور جو ذوالقرنین کا اپنے فرائض منصبی کو پورا کرنے کے لئے ہو گا وہ اس گروہ سے متعلق ہو گا جو اس پر ایمان لائے گا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ذوالقرنین اس قوم کو ایک ایسے زمانہ میں پائے گا جس کو بین السدین کہنا چاہئے۔ یعنی ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر ایک خوفناک نظارہ دکھائے گی۔ اس پیشگوئی کو اگر جماعت کی اس حالت پر چسپاں کیا جائے جو ۱۹۳۵ء سے شروع ہے۔ جب کہ ضلالت کی طاقت نے حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ پر حملہ کیا اور خطرناک سکیموں کے ماتحت اپنے زعم میں سلسلہ احمدیہ کو تباہ و برباد کرنا چاہا اور اندرونی و بیرونی طور پر سلسلہ کے مخالف تمام ہتھیار استعمال کئے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہی وہ دور ہے۔ جس کا ذکر ذوالقرنین کے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس وقت کس ذوالقرنین نے جماعت کو اس خوفناک حالت میں پایا اور اس کا ہاتھ پکڑا۔ ہاں وہ ذوالقرنین وہ خدا کا اولوالعزم اور جری ہمارا جان سے پیارا آقا **محمود** ہی تھا۔ اللہ تعالےٰ اس پر اپنی بے انتہا برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ہمیں اس کا وفادار اور جان نثار بنائے۔ آمین ثم آمین۔

پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ قوم یعنی جو ایمان لائی ہے۔ ذوالقرنین سے کہے گی۔ کہ یاجوج ماجوج نے زمین پر فساد برپا کر رکھا ہے۔ اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم آپ کو چندہ جمع کر دیں۔ تا آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنا دیں۔ وہ جواب میں کہے گا۔ کہ جس بات پر خدا نے مجھے قوت بخشی ہے وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے ہاں اگر تم نے کچھ مدد کرنی ہو تو اپنی طاقت کے موافق کرو۔ یعنی وہ ان میں طوعی چندہ کی تحریک کرے گا۔ اور انہیں کہے گا کہ میری تعلیم اور دلائل پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ اور لوہے کی سلوں کی طرح بن جاؤ۔ اور محبت الٰہی کی آگ اپنے آپ میں پیدا کر کے الٰہی رنگ میں رنگین ہو جاؤ۔ اور پھر میرے پاس ایسی طبیعتیں لاؤ۔ جو خدا تعالےٰ کے نشانوں کو دیکھ کر پگھل جائیں۔

اب جب ہم ان باتوں کو مدنظر رکھ کر غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور نے جماعت میں طوعی چندہ کی تحریک فرمائی۔ اور پھر جماعت کو ارشاد فرمایا۔ کہ صحیح اسلامی تمدن اپنے اندر قائم کرو۔ اور اسلامی قانون رائج کرو۔ اور اپنی زندگیوں کو شریعت اسلامی کے مطابق ڈھالو۔

صحت کا راز اس میں ہے کہ کبھی کبھی چاول بھی استعمال کئے جائیں اعلیٰ اور بہترین چاول ہم سے منگوائیں جواب کیلئے کارڈ ارسال کریں۔ آزاد اینڈ سنز مریدکے ضلع شیخوپورہ

اور صبر اختیار کرو۔ اور اس پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ۔ تاکہ شیطان کو کسی پہلو سے بھی تم پر حملہ کرنے کا موقع نہ ملے۔ اور حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ اپنے اندر محبت الٰہی پیدا کرو۔ اور اس لوہے کی طرح ہو جاؤ جو آگ میں پڑ کر خود آگ ہو جاتا ہے۔ حضور نے تحریک کے شروع میں عید الفطر کے موقع پر احباب جماعت کو عید کا تحفہ بھی محبت الٰہی ہی دیا تھا۔ اور پھر تحریک جدید کا دوسرا دور شروع فرماتے وقت حضور نے قرآن کریم کی آیت افحسبتم انما خلقنکم عبثاً وانکم الینا لا ترجعون فتعالی اللّٰہ الملک الحق لا الہ الا ھو رب العرش الکریم کی تفسیر فرماتے ہوئے جماعت کو یہی نصیحت فرمائی۔ کہ احمدیت صرف وفاتِ مسیح وغیرہ مسائل کا ہی نام نہیں۔ بلکہ احمدیت یہ ہے۔ کہ تم اسلامی تمدن۔ اسلامی تعلیم۔ اور اسلامی قانون اپنے اندر رائج کرو۔ اور چلتے پھرتے اسلام بن جاؤ۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کر کے اس کی صفات کے حامل بن جاؤ۔ تاکہ اس طرح صحیح اسلام دنیا میں قائم ہو۔ اور حضور کے مطالبات کا بھی یہی مقصد ہے۔ کہ جماعت کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو اور احباب الٰہی رنگ میں رنگین ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کا دین حقیقی طور پر دنیا میں قائم ہو۔

مطالبۂ دعا اور پگھلا ہوا تانبہ

اب ایک امر رہ جاتا ہے جو یہ ہے کہ ذوالقرنین اپنی جماعت سے کہیگا کہ میرے پاس پگھلنے والے دل۔ اور طبیعتیں لاؤ۔ سو یہ امر حضور کے مطالبۂ دعا سے پورا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حقیقی دعا تبھی ہوتی ہے جب انسان کی روح آستانۂ الوہیت پر پگھل کر بہ نکلتی ہے تو پہلے مطالبات پر عمل کر کے جماعت الٰہی صفات اور الٰہی رنگ سے رنگین ہو جائے گی۔ گویا کہ لوہے کی دیوار بن جائے گی۔ اور مطالبۂ دعا پر عمل کر کے جماعت کے دل خدا تعالیٰ کی راہ میں پگھلیں گے۔ گویا کہ اس مطالبہ پر عمل کرا کے حضور اس لوہے کی دیوار پر جو پہلے مطالبات پر عمل کرنے سے بنے گی۔ تانبا پگھلا کر ڈالیں گے۔ اور ایک عجیب مطابقت یہ ہے۔ کہ پیشگوئی میں ذوالقرنین تانبا سب سے آخر میں پگھلا کر ڈالتا ہے اور یہاں حضور نے بھی مطالبۂ دعا کو سب سے آخر میں رکھا ہے

قوموں کی ایک دوسری پر چڑھائی

اب آخری بات اس پیشگوئی کے زمانۂ وقوع کے متعلق ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس وقت قومیں ایک دوسرے پر اس طرح حملہ کریں گی۔ جس طرح ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائیگا اور جو لوگ کفر پر اصرار کرتے ہیں۔ وہ طرح طرح کی بلاؤں سے دوزخ کا نظارہ دیکھ لیں گے۔ اور خدا تعالیٰ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے لئے بڑے بڑے نشان دکھائے گا۔ سو یہ باتیں خدا تعالیٰ کے کلام کے موافق ظہور میں آ رہی ہیں۔ سیاسیات عالم پر نظر رکھنے والے اس بات سے بے خبر نہیں۔ کہ ۱۹۳۵ء سے لے کر جب سے کہ تحریک جدید شروع ہوئی ہے۔ دنیا کی سیاسیات میں اس طرح آثار چڑھاؤ ہوا ہے۔ کہ اس کی نظیر جنگ عظیم کے بعد نظر نہیں آتی۔ ہر قوم دوسری قوم پر حملہ کرنے کو تیار بیٹھی ہے۔ اس کے لئے متعدد بار کوششیں ہو چکی ہیں۔ اور اب جو خطرناک اور نازک صورت حالات پیدا ہو چکی ہے۔ وہ کسی سے بھی پوشیدہ نہیں۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ اقوام عالم ایک دوسری پر موجوں کی طرح حملہ کر دیں اور دنیا ایک دفعہ پھر تباہی اور ہلاکت کا خوفناک منظر پیش کرے۔ اور موجودہ سامان حرب کو مدنظر رکھ کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے موافق دنیا ایک جہنم کا نمونہ ظاہر کرے گی۔

ایک ہی چوپان اور ایک ہی گلہ

سب سے آخر میں حضور فرماتے ہیں کہ آخر خدا تعالیٰ تمام سعید لوگوں کو دین اسلام پر جمع کر دے گا۔ "تب ایک ہی چوپان اور ایک ہی گلہ ہوگا" یعنی اسلام کی حامل صرف ایک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ہوگی۔ اور وہ ایک گلہ کی مانند ہوگی۔ جس کا ایک ہی چوپان ہوگا۔ یعنی مسیح موعود کی جماعت وہ نہیں ہوگی۔ جو انجمن کو حضور کا جانشین سمجھے گی۔ بلکہ وہ ہوگی جو ایک چوپان کے ماتحت ہوگی۔ اور صرف خلیفہ کو ہی مسیح موعود کا حقیقی جانشین یقین کرے گی۔ اور اس کے حکم پر دل و جان سے لبیک کہے گی۔

تحریک جدید کی اہمیت

ان باتوں سے ظاہر ہے کہ ذوالقرنین والی پیشگوئی تحریک جدید سے پوری ہو رہی ہے اور اس سے تحریک جدید کی اہمیت ظاہر ہے۔ ہم جب قرآن کریم میں ان لوگوں کا ذکر پڑھتے ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کیں۔ اور انکی قربانیوں اور وفاداریوں کو خدا تعالیٰ نے قبول کیا۔ اور اپنی مقدس کتاب میں ان کا ذکر کر کے انکی وفاداریوں پر اپنی رضا کی مہر ثبت کر دی۔ تو ہمیں ان پر رشک آتا ہے اور ان کی عظمت کا نقشہ ہماری آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ اب خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے موقع دیا ہے۔ کہ ہم بھی اسی طرح وفاداری دکھلا کر اس گروہ میں شامل ہو جائیں جس کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے آقا کے ساتھ کامل وفادار رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کا نام ختم ہونے والا انعام ہمیں حاصل ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار۔ عبد القادر از لکھنؤ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسکہ جاگیر سنگھ ولد مولا سنگھ ذات جٹ سکنہ سبڑیال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اجائے مذکور پر جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۰ ماہ فروری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

(بورڈ کی مہر)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ معمولی دوائی نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا دنیا میں آجتک ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ: مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لدھیانہ ۱۶ فروری۔ ریاستی کانفرنس میں متعدد قرار دادیں منظور کی گئیں۔ رنپور میں میجر بیزلجیٹ کے قتل کی مذمت کی گئی۔ اور ایک ریزولیوشن میں حیدرآباد دکن میں آریہ سماج کی شورش کے متعلق اظہار ناپسندیدگی کیا گیا۔

پشاور ۱۶ فروری۔ صوبہ سرحد کی کانگرسی حکومت نے مالاکنڈ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے مستعفی ملازمین کو نوٹس دیا ہے کہ اگر وہ کل تک کام پر واپس نہ آئے۔ تو انہیں موقوف کر کے ان کی جگہ نئے آدمی رکھ لئے جائیں گے۔

راجکوٹ ۱۶ فروری۔ ریاست نے ستیہ آگرہ کرنے والی عورتوں کے مقابلہ کے لئے زنانہ پولیس بھرتی کی ہے۔ جو پرسوں پہلی مرتبہ میدان میں آئی۔ اور مظاہرہ کرنے والی عورتوں کو منتشر کرنے کے لئے ان پر لاٹھی چارج کیا۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ اگرچہ فرانس اور برطانیہ کی حکومتوں کی طرف سے کوئی سرکاری اعلان فرانکو گورنمنٹ کو تسلیم کرنے کے متعلق شائع نہیں ہوا لیکن اکثر اخبارات نے انکشاف کیا ہے کہ وہ ایسا کرنے کا فیصلہ کر چکی ہیں۔

برگو ۱۶ فروری۔ جنرل فرانکو کے حامی تین جرنیلوں نے اس سے اپیل کی ہے کہ جمہوری حکومتوں کے ساتھ مصالحت کی جائے۔ اور مسولینی کے ساتھ تعلقات کو بالکل منقطع کر لیا جائے۔

کلکتہ ۱۶ فروری۔ بنگال کے نئے وزیر زراعت نے اپنا استعفیٰ داخل کر دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ کرشک پرجا پارٹی اپنے پروگرام کو عملی جامہ نہیں پہنا سکی۔ اس لئے میرا اس میں شامل رہنا فضول ہے میں نے اسی پروگرام کی خاطر اس میں شرکت منظور کی تھی۔

الہ آباد ۱۶ فروری۔ ایسٹ انڈیا ریلوے پر ۱۶ جنوری کو جو حادثہ ہوا تھا اس میں جودھ پور کے شاہی خاندان کا ایک فرد زخمی ہوا تھا۔ اب اس نے ریلوے سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہرجانہ کا مطالبہ کیا ہے۔ ریلوے نے تحقیقات کے لئے کمیشن مقرر کر دیا ہے۔

ٹوکیو ۱۶ فروری۔ جاپانی گورنمنٹ نے تمام غیر ملکی جہازوں کو نوٹس دیدیا ہے کہ وہ ہینن کی بندرگاہ سے تیس تیس میل پر رہیں۔ ورنہ اگر انہیں نقصان پہنچا۔ تو ذمہ داری انہی پر ہوگی۔ یہ بندرگاہ ہانگ کانگ سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جاپانی بحری فوج اس نواح میں کوئی شدید اقدام کرنا چاہتی ہے۔

رنگون ۱۶ فروری۔ آج برما اسمبلی نے وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پاس کر دی۔ وزارت کی تائید میں ۳۷ اور خلاف ۷۰ ووٹ تھے۔ گورنر نے فی الحال استعفوں کی منظوری ملتوی کر دی ہے اور نئی وزارت مرتب کرنے کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔

پشاور ۱۶ فروری۔ کل ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا۔ کہ سرحد کی موجودہ صورت حالات کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی برداشت نہیں کر سکتی۔ یہاں مختلف طبقات کے لوگوں میں زیادہ یک جہتی اور اتحاد پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا۔ کہ جب سے کانگرسی وزارت قائم ہوئی ہے۔ بعض مقامات پر صورت حالات تشویشناک ہو گئی ہے۔ کانگرس کو چاہیئے۔ کہ اس میں اصلاح کی کوشش کرے۔ لیکن اگر اسے کامیابی نہ ہوئی۔ تو پھر کوئی اور موثر اقدام کیا جائے گا۔

الہ آباد ۱۶ فروری۔ کانگرسی حلقوں میں یہ خیال عام ہے کہ ریاستوں کے معاملہ میں زور دار تحریک شروع ہونے والی ہے کانگرسی وزارتوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مستعفی ہونے کے لئے تیار رہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بھی اس صورت حالات کے مقابلہ کے لئے تیار ہے۔ اگر ڈیڈلاک پیدا کیا گیا۔ تو عارضی وزارتیں قائم نہیں کی جائیں گی۔ بلکہ گورنر تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔

کٹک ۱۶ فروری۔ اڑیسہ اسمبلی میں ایک ممبر نے ایک تحریک التوا پیش کی۔ تاکہ برطانیہ کی فلسطین کے متعلق پالیسی پر بحث کی جا سکے۔ سپیکر نے کہا۔ کہ مجھے علم ہے کہ اس مسئلہ پر ملک میں عام طور پر غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لیکن موجودہ قواعد کی رو سے میرے لئے اس تحریک کو مسترد کر دینے کے سوا چارہ نہیں۔

برگو ۱۶ فروری۔ جنرل فرانکو نے جمہوریت پسندوں کو مٹانے کے لئے سخت تعزیرات مقرر کی ہیں۔ تمام جمہوری اداروں کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا ہے۔ اور ان میں شامل ہونے والوں کے لئے جائداد کی ضبطی کی سزا رکھی ہے جنگ کے سلسلہ میں جو لوگ جمہوریت کی حمایت کرتے ہیں۔ ان کے لئے بھی سنگین سزائیں رکھی گئی ہیں۔ فری میسن سوسائیٹی کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ اور اس میں شامل ہونے والوں کو مستوجب تعزیر رکھا گیا ہے۔ ایک اعلان شائع کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ملک کے بہترین مفاد کے پیش نظر یہ قوانین بنائے گئے ہیں۔

لدھیانہ ۱۶ فروری۔ مقامی بار ایسوسی ایشن نے بار روم میں پنڈت جواہر لال نہرو کو لنچ اور ایڈریس دینے کا فیصلہ کیا تھا لیکن کل رات حکومت کے احکام کے مطابق بار روم کو مقفل کر دیا گیا۔ حکومت کی ہدایت ہے کہ وکلاء سے تعلق رکھنے والے معاملات کے سوا کسی اور کام کے لئے بار روم کا استعمال جائز نہیں۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ کل وزیر اعظم نے دارالعوام میں اعلان کیا۔ کہ صدر جمہوریہ فرانس ۲۳ مارچ کو سرکاری حیثیت میں لنڈن آ رہے ہیں۔ اور ان کا شاندار استقبال کیا جائیگا۔

دہلی ۱۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی سے مسٹر بوس نے یہ درخواست کی تھی۔ کہ اپنی پارٹی کے ممبروں کو ورکنگ کمیٹی میں شمولیت پر آمادہ کریں۔ لیکن گاندھی جی نے کہا ہے کہ مسٹر بوس نے انتخاب سے پیشتر ان پر جو الزام لگایا تھا۔ کہ ان میں سے بعض مشروط طور پر فیڈریشن قبول کر لینے کے لئے حکومت سے سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسے جب تک واپس نہ لیا جائے۔ وہ ورکنگ کمیٹی میں شریک نہیں رہ سکتے۔

بمبئی ۱۶ فروری۔ آج بمبئی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ احمد نگر کی تین مساجد مسلمانوں کو واپس کر دینے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔

دہلی ۱۶ فروری۔ موجودہ گورنر یو پی سر ہیری ہیگ اس سال کے آخر میں ریٹائر ہو رہے ہیں۔ ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ بہار کے موجودہ گورنر مسٹر ہیلٹ ان کی جگہ مقرر ہو گئے ہیں۔ اور حکومت ہند کے ریلوے ممبر مسٹر سٹیوارٹ بہار کے گورنر ہونگے۔ اور ان کی جگہ مسٹر کلو ریلوے ممبر شپ کا چارج لیں گے

دہلی ۱۶ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ سابق مہاراجہ نابھہ قیدی نہیں ہیں۔ صرف نظر بند ہیں۔ مگر ان کی نظر بندی کی میعاد نہیں۔

حیدرآباد دکن ۱۶ فروری۔ حضور نظام حیدرآباد نے ایک فرمان جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ بیرونی لوگوں کا زہریلا پراپیگنڈا میری ریاست کی ترقی میں حائل ہو رہا ہے۔ اور تعمیری اور اصلاحی قوانین کے نفاذ میں تاخیر ہو رہی ہے۔ میں نے مصمم ارادہ کیا ہے کہ اس لعنت کا خاتمہ کیا جائے اور مجھے امید ہے کہ میری رعایا اس کے ختم کرنے کے لئے میری مدد کرے گی۔ ریاست کے مختلف طبقات میں اتحاد اور یگانگت کے بغیر ترقی ممکن نہیں۔

پشاور ۱۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان نے قندھار اور ہرات کو ریل کے ذریعہ ہندوستان اور روس کے ساتھ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی